[illegible] ہوتی ہیں اگر چہ اوس کی حدیث اور [illegible] جو چند [illegible]
سے جو مسئلون [illegible] کی قرآن اور حدیث [illegible] اور [illegible] سب مقررکی بعض مسائل [illegible]
مستقل [illegible] اصول [illegible] اجماع اور قیاس ان [illegible] لیکن
اصل [illegible] قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس سی نکال کر لوگون کی آگی
رکہدئی [illegible] سب لوگ [illegible] ہر جہت [illegible] کرتی تہی اونہون نی قبول کیا بلکہ
لوگ بعضی ان [illegible] اور [illegible] بعضی شافعیہ اور بعضی حنبلیہ جیسا کہ
قول [illegible] قال الشافعیہ و بعضہا الحنبلیہ
اس [illegible] لوگ جو [illegible] ہوای نفس کی تابع تہی اونہون نی
تقلید کو قبول [illegible] اور [illegible] طرح [illegible] کرنا اور لوگون کو بہکانا اور بچانا
شروع کیا سو علماء ربانیون نی [illegible] کر [illegible] رد کرتی رہی [illegible] ان ایام
مین بعضی لوگون نی اپنی [illegible] اور عناد اور حسد کی [illegible] لوگون کو بہکانا اور اپنی [illegible] کے
طرف بلانا شروع کیا اور بد زبانی [illegible] کی حق مین اور ان کی اتباع کی حق مین کرنی شروع کی اور طرح طرح
[illegible] کرنی لگی [illegible] چند سال گذری ہین کہ [illegible] کہا تہا کہ مولینا و اولینا و مرشدنا و استاذنا
خاتم المحدثین مولانا اسحاق صاحب [illegible] علیہ الامام الاعظم رحمہ اللہ کے طعن کرنے والون سی خفا
ہوتی تہی [illegible] سو [illegible] ایک امام کی [illegible] ہین اور آپ حنفی
المذہب [illegible] ایسا حال لکہہ کر اور [illegible] حدیث النبی [illegible] کہ ایک
رسالہ و اسطی [illegible] لکہون کہ [illegible] اثبات تقلید کی [illegible] جو [illegible] کہ یہہ
کرتی ہین او سپر [illegible] بیان اون مسایل کی کہ یہہ لوگ [illegible] کرتی ہین سو [illegible]
کرنا اون کی شبہون [illegible] تاکہ معلوم ہو جاوی کہ [illegible] شبہون کا یہہ
حال ہی [illegible] ہوتی ہین [illegible] ایک رسالہ [illegible] کرنی [illegible]
لکہا اور نام اوسکا تنویر الحق [illegible] رسالہ [illegible] تو جانا چاہئی کہ اکثر رسالہ [illegible]

مسئلہ تقلید مین بطور اختصار کی عام فہم ہو تو بہتر ہی سو وہ رسالہ یہہ ہی اور نام اسکا توفیر الحق رکہا ہی امید
اسکی کہ اللہ تعالی وافر در عام کری فایدہ اسکا ہر خاص و عام کو واللہ الموفق والمعین والیہ الہدایۃ والتکلان

مقصد پہلا بیچ بیان وجوب تعیین مذہب واحد کی ساتہہ چند دلیلون کے۔ دلیل پہلی یہہ ہی کہ کہا
شیخ ابن ہمام حنفی نی تحریر الاصولین مین اور شیخ ابن حاجب نی مختصر الاصولین مین اور قاضی عضد الدین نے مختصر الاصولین اور صاحب
درمختار نی درمختار مین ان الرجوع عن التقلید بعد العمل ممنوع بالاتفاق یعنی رجوع کرنا
تقلید سے بعد عمل کرنی کی منع ہی بالاتفاق اور کہا صاحب بحر الرائق نی رسایل زینیہ مین فوجب علی
مقلد ابی حنیفۃ العمل بہ ولا یجوز لہ العمل بقول غیرہ لما نقل الشیخ قاسم فی تصحیحہ
عن جمیع الاصولیین انہ لا یصح الرجوع عن التقلید بعد العمل بالاتفاق انتہی
پس واجب ہے ابو حنیفہ کی مقلد پر عمل کرنا اونکی قول پر اور نہیں جایز ہی اوسکو عمل کرنا اونکی غیر کے
قول پر اس لئی کہ نقل کیا شیخ قاسم نی اپنی تصحیح مین سب اصولیون سی یہہ کہ بلاشبہ نہین
صحیح ہی رجوع کرنا تقلید سی بعد عمل کرنی کی بالاتفاق اور کہا ابن عبد البر مالکی نی ان تتبع
رخص المذاہب غیر جایز بالاجماع ذکر کیا ہی اسکو مسلم الثبوت وغیرہ مین یعنی ڈہونڈنا حلال
حلال اور جایز جایز چیزون کا مذاہب سے غیر جایز ہی بالاجماع پس جبکہ معلوم ہوی یہہ دونون اجماع
تو کہتی ہین ہم کہ تلفیق مذاہب کے یعنی جمع کرنا دو مذہبون کا باطل ہوی اور ثابت ہوی تعیین
ایک مذہب کے اور بیان اسکا یہہ ہی کہ تلفیق یا تو تلفیق کریگا پہلی عمل کرنیکی یا پیچہی عمل کرنیکی پس اگر تلفیق کریگا پیچہی عمل کرنیکی
تو یہہ شق باطل ہے ساتہہ اجماع ہونیکی اوپر منع ہونی رجوع کی تقلید سے بعد عمل کرنیکی پس باطل
ہوی یہہ شق اس اجماع مذکور سی اور اگر تلفیق کری پہلی عمل کرنیکی تو یہہ شق باطل ہی ساتہہ اجماع
ہونی کی اوپر منع ہونی تتبع کی رخص مذاہب کے اس لئی کہ اگر جایز ہو تلفیق مذاہب کے تو اس مین پایا
تتبع رخص مذاہب کا اور تتبع رخص مذاہب کا غیر جایز ہی بالاجماع اور یہی باطل ہے ساتہہ اجماع
امت کے اور بیان اسکا یہہ ہی کہ سب مجتہدین جمع ہوی ہین مسایل اجتہادیہ اختلافیہ مین اوپر اعتقاد
اور قول کی باین طور کہ یہہ حلال اور جایز ہی اور یہہ حرام غیر جایز ہی پس اگر جایز رکہی جاوے

یہہ تلفیق اور تتبع رخص ہی اسبکہ قرار دیہ باوی کی حرمت جہان سی اور ہوجاوی تیکا اجماع اوپر ا
لغو اور غلط کی اور یہہ امر باطل ہی ساتہہ قول اللہ تعالیٰ کی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ
ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا یعنی اور جو تابع ہو سوا رستی مومنون کی حوالہ کرین
ہم اوسی طرف جو اوسنی پکڑی اور داخل کرین ہم اوسکو جہنم مین اور بری ہی وہ جگہہ پہر جانی کی پس
باطل ہوی تلفیق مذاہب کے اور ثابت ہوی تعیین مذہب واحد کی ان دونون اجماعون کی آ
لئی کہ یہہ تعیین ضد ہی تلفیق کی پس جبکہ باطل ہوی تلفیق ان دونون اجماعون کے تو ثابت
ہوجاوی کی نقیض اوس کی ساتہہ دونون اجماعون کی یعنی ثابت ہوی تعیین مذہب واحد
کی ساتہہ دونون اجماعون کی اور دلیل دوسری یہہ ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں
انما النسیء زیادۃ فی الکفر یضل بہ الذین کفروا یحلونہ عاما ویحرمونہ عاما یعنی
سوای اسکی نہین کہ تاخیر کرنا بڑہانا ہی کفر مین گمراہ کئی جاتی ہین بسبب اوسکی وہ لوگ کہ کافر
ہوی حلال جانتی ہین اوسکو ایک سال اور حرام جانتی ہین اوسکو ایک سال پس یہہ آیت صریح
ہی بیچ مذمت اوس شخص کے کہ کبہی اعتقاد کری حلت کا ایک چیز مین اور کبہی اعتقاد کری حرمت
کا اوسی چیز مین پس جبکہ معلوم ہوا یہہ تو کہتی ہین ہم کہ مسایل دین کی یا تو اجماعیہ ہون گی یا اختلافیہ
پس اگر ہون اجماعیہ تو اتباع اونکا واجب بالاجماع ہی اور اگر ہون اختلافیہ تو مقلد
بعد اختیار کرنی مذہب واحد کی دو امر سی خالی نہین یا تو دور کریگا اس طرح کہ انتقال کریگا
حلت سی طرف حرمت کے اور حرمت سے طرف حلت کے یا استمرار یعنی ہمیشگی کریگا اوسپر پس
اگر ہو امر اول تو یہہ باطل ہے ساتہہ آیہ مذکورہ کی اور اگر ہو امر ثانی یعنی استمرار تو تعیین مذہب
واحد کی لازم و واجب ہوگی ساتہہ مقتضای آیہ مذکورہ کی اور دلیل تیسری یہہ ہی کہ کہا جمہور
نے ان المجتہد قد یخطی وقد یصیب جیسکہ تصریح کی ہی ملا علی قاری نی اپنی رسالہ مین
اور دلیل اونکی یہہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اذا حکم الحاکم فاجتہد فاصاب
فلہ اجران واذا حکم فاجتہد فاخطاء فلہ اجر واحد متفق علیہ اور اسپر اجماع اہل

اسلام کا کہا امام نووی نی شرح صحیح مسلم میں تحت اسی حدیث مذکور کی قال العلماء اجمع المسلمون

علی ان ذلک الحدیث فی حاکم عالم اهل للحکم فان اصاب فله اجران اجر

باجتهاده واجر باصابته وان اخطأ فله اجر باجتهاده انتہی اور یہی مذہب

چاروں اماموں کا ہی جیسا کہ کہا مسلم الثبوت میں ومن ثمة الصحیح عند الائمة الاربعة انتہی

یعنی یہی صحیح ہی نزدیک چاروں اماموں کی یعنی امام ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک اور احمد بن حنبل کے

پس اس سی معلوم ہوا کہ جو شخص کہتا ہی کہ ہر مجتہد مصیب ہے یہ قول اوسکا باطل و فاسد ہے کیونکہ

مخالف حدیث متفق علیہ اور اجماع امت اور ائمہ اربعہ کی ہی پس جو کچھ کہ بنا کیا جاوی اس قول کا

پر وہ بھی فاسد ہوا کیونکہ بنا فاسد کی اوپر فاسد کی ہی اور بنا فاسد کی فاسد پر باطل و فاسد ہی پس

تمسک پکڑنا ساتھ ان تفریعات کی کہ متفرع ہیں اس قول فاسد پر اثبات لامذہبی میں بھی فاسد ہوا کیونکہ

اساس کی فاسد پر ہیں جبکہ معلوم ہوا یہہ مذکور تو کہتی ہیں ہم کہ مسائل دین یا تو اجماعیہ ہیں یا مختلف

فیہ پس اگر مسائل دین کی اجماعی ہیں تو اتباع فرض ہوا اجماع اور اگر ہوں مسائل دین مختلف فیہ

تو مقلد نی جبکہ اختیار کیا ایک امام کا مذہب در باب اباحت و حرمت کی تو دو امر سی یہہ مقلد خالی نہیں ہے

یا تو بھی اوسکا اعتقاد اور عمل کرنا ساتھ حلت و حرمت کی مذہبین میں یا اعتقاد و عمل کرنا ساتھ

حرمت و حلت کی پس اگر ہو امر اول تو لازم آویگا اجتماع نقیضین کا اعتقاد میں اسلئے کہ حرام

و حلال کا اعتقاد کرنا ان دونوں میں اور یہہ باطل ہی اور اگر ہو امر ثانی تو تعین مذہب احد کے

واجب ہوئی اور واجب ہے اوسپر استقرار و دوام اسلئے کہ جبکہ اختیار کیا مذہب احد کی مسائل

کو وقت حلت و حرمت ہے اور اعتقاد اور عمل کیا ساتھ حرمت و حلت کی تو ہوگا پھرنا اس اعتقاد اور

عمل سے ممنوع ساتھ اوس اجماع کی کہ منعقد ہوا ہی اوپر منع ہونی رجوع کی تقلید سے بعد عمل کے جیسا

کہ گذرا بیان اس اجماع کا بہت سند وں سی اور ممنوع ہوا یہہ رجوع ساتھ آیہ مذکورہ کی کہ کہی گئے

دلیل ثانی میں اسی لئی کہا علامہ ابن حجر مکی نی اپنی رسالہ میں بیچ جواب فقال

وَاذَا قَالَ اِنْسَانٌ اِنَّ نَعْتَقِدُ کُلَّ مُقَلِّدٍ اِمَامًا مِنَ الْاَئِمَّةِ اَنَّ اِمَامَهُ مُصِیبٌ ...

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مثل کے لائق ہیں یہ کہ اعتقاد رکھے ہر ایک امام کو ان چاروں میں سے [illegible] امام [illegible] مذہب [illegible] اور

امام [illegible] تقلید [illegible] اور کہا [illegible] مجتہد مذہب [illegible] اور حق [illegible]

[illegible] اور یہی مذہب ہے جمہور علماء کا [illegible] سوال [illegible] مذہب

واحد کا بطریق استمرار کے [illegible] واجب ہوا تقلید معین کا کہا [illegible]

رسالہ [illegible] فقال [illegible] من وجب علیه ان [illegible] مذهب الامام

[illegible] الشافعی فی جمیع الفروع والوقائع واما مذهب مالک واما مذهب

ابی حنیفة وغیرهم ولیس له ان ینتقل من مذهب الشافعی [illegible] ومن مذهب

ابی حنیفة ومالک وغیرهما لانا لو جوزنا ذلك لادی الی التخبط والخروج عن

الضبط وحاصله یرجع الی نفی التکلیف لان من طلب [illegible] تحریم

الشیء [illegible] مثلا اباحة ذلك الشیء بعینه او بالعکس [illegible]

[illegible] الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا تحقق [illegible] والحرمة وفی ذلك

انعدام التکلیف وابطال فائدته واستیصال قاعدته وذلك باطل انتهى اور کہا

ملا علی قاری نے شرح عین العلم میں فلو التزم احد مذهبا کابی حنیفة او الشافعی فلزم علیه

الاستمرار فلا یقلد غیره فی مسئلة من المسائل انتهى اور کہا ملا جیون استاد بادشاہ عالم

گیر کے نے تفسیر احمدی میں اذا التزم مذهبا یجب علیه ان یدوم علی مذهب التزمه ولا ینتقل

[illegible] الی مذهب آخر انتهى اور کہا مفتی [illegible] نے [illegible] مذهبه [illegible]

[illegible] انتهى ذکر کیا اس کو سیوطی نے جزیل المواهب میں [illegible] باب [illegible]

[illegible] المقلدین [illegible] لا یجوز [illegible]

انتہی اور کہا [illegible] نے شرح درمختار میں بحث [illegible] قال [illegible] التخییر

[illegible]

الواجب عنده ان يفتي بقول ابي حنيفة على كل حال انتهى اور وارد كيا ہى طحطاوى نى اس
عبارة كو واسطى رد كرنى قول صاحب در مختار كى باب شفق مين اور اس سے معلوم ہوا كه جو كچھ
كه كہا صاحب طحطاوى نى ابتدا كتاب ہى مين جايز ہونا عمل كرنيكا غير مذہب كى مسئلہ پر سوا اوس سے
مراد جواز مع الكراهة ہى اور يہ ايسا ہى كه جب كہتى ہين ہم الصلوة خلف كل بر و فاجر جايزة
حال آنكه صلوة پيچھى فاجر و فاسق كى مكروه ہے اور كہا قہستانى نى جامع الرموز مين وفي وتر النهاية
انها غير جايزة كما قال صدر الاسلام فالاحوط ان لا يصلي خلفه كذا في الجواهر
هذا اذا علم بالاحتراز عن موضع الخلاف فلو شك في الاحتراز لم يجز به الاقتداء
انتهى اور كہا صاحب در مختار نى در المختار مين باب الامامة مين زاد ابن عبد الملك ومخالف
كالشافعي لكن في وتر البحر ان تيقن المراعات لم يكره او عدمها لم يصح وان شك
كره انتهى اور كہا طحطاوى نى اسكى شرح مين والظاهر ان الكراهة للتحريم وان راعى فيما دون
السنن لا يترك الاقتداء لانه واجب على ارجح الاقوال ومراعاة الواجب مقدمة على
ترك السنة قاله الحلبي تفقها انتهى اور كہا صاحب بحر الرائق نى بحر مين اما الصلوة خلف
الشافعية فحاصل ما في المجتبى انه ان كان مراعيا للشرايط والاركان عندنا
فالاقتداء صحيحة والاقتداء يصح ولا خصوصية للشافعية بل الصلوة خلف
كل مخالف للمذهب كذلك انتهى اور كہا صاحب بحر الرائق نى رساله زينبيه مين فوجب على مقلد
ابي حنيفة ان يعمل به ولا يجوز له العمل بقول غيره انتهى اور كہا شيخ ابن الهمام
نى فتح القدير مين فبهذا ظهر ان الصواب ما ذهب اليه ابو حنيفة وان العمل على مقالته
واجب والافتاء تعين لا يجوز لهم انتهى وكذا اسكو رسايل زينبيه مين اور كہا فتاوى عالمگيرى
مين هذا كله في قاضي المجتهد واما المقلد فانما ولاه ليحكم بمذهب ابي حنيفة فلا
يملك المخالفة فيكون معزولا بالنسبة الى ذلك الحكم هكذا في فتح القدير
انتهى اور كہا فتاوى عالمگيرى مين باب التعزير مين حنفي ارتحل الى مذهب الشافعي يعزر كذا في

جو امر بحث ترجیح انتہی اور نقل اس عبارت کی فتاوی بزازیہ میں بھی موجود ہی اور تحقیق
معلوم ہی بیان کرنی سبب تالیف عالمگیری کی بھی یہہ بات کہ تحقیق عالمگیر بادشاہ جو کہ تہامالی تہ
امور دین میں تو ارادہ کیا یہہ کہ عمل کرین لوگ ساتہہ مسائل حنفی ہبا کی ایس حکم کیا اوس عالی ہمت نی
مشاہیر علما ہند کو ساتہہ جمع کرنی مسائل حنفی ہبا کی اس فتاوی مین اور کہا بحر ترجیح کی بحث مین

بین کتحیین ان یکون حنفیا فی بعض المسائل وشافعیا فی بعض لحنس

کما عرف فی مسائل التقلید انتہی اسلیے مین مہربان علما حرمین شریفین کی اول ان مین سی عبد
اللہ بن سراج ہین کہ جو سردار ہین مکی کی مدرسہ ان کی اور مولوی سید عبد اللہ کہ وہ مفتی ہبا مکی کی اور
سید عثمان کہ وہ مدرس ہتی مکہ کی اور شیخ مصطفی کہ وہ حنفی اماموں کی سردار ہتی اور شیخ محمد
عابد سندہی کہ وہ مدینہ کی بڑی مدرس ہتی مصنف طوالع الانوار حاشیہ در مختار اور شیخ صالح کہ وہ
مدینہ کی مدرس ہتی اور شیخ محمد ابو السعادات کہ وہ مسجد نبوی کی امام ہتی اور شیخ عبد القادر اور سید
محمد اور شیخ محمد محی الدین اور سید علی اور شیخ عبد اللہ اور سوائی انکی اور علمای مکہ اور مدینہ کی نی اسپر
مہرین کین اور کہا ابو بکر رازی نی شرح آثار طحاوی مین واصحابنا لما شاهدوا الضرورة

استحسنوا ان ینصبوا القاضی نائبا شافعیا او مالکیا لیحکم علی وفق مذهبه
یعنی کہ وہ حنفیہ وقت ضرورۃ کی نہین فتوی دیتی ہین ساتہہ مذہب غیر کی مگر اس حیلہ ہی کہ مقرر کرلی
ہین قاضی نائب شافعی یا مالکی تاکہ حکم کری موافق مذہب اپنی کی باوجود اسکی کہ قاعدہ الضرورات تبیح
المحظورات مجمع علیہ ہی چاہتا ہی اسکو کہ وقت ضرورۃ کی فتوی ساتہہ مذہب غیر کی مباح ہو جیسا کہ
فرمایا اللہ تعالی نی فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ حاصل اسکا یہہ کہ اگرچہ ضرورۃ
مباح کر دیتی ہی ممنوع کو بالاجماع بدلیل اس آیہ مذکورہ کی لیکن اصحاب ہمارے نی استخراج کیا ہی دلیل
استحسانی سی یہہ کہ نہ کیا جاوی اختلاف مذہب کا وقت ضرورۃ کی ہی مگر اس حیلہ مذکورہ سی اور دلیل
استحسانی ایک دلیل ہی ادلہ مقبولہ کی جیسا کہ استصحاب دلیل ہی دلیلون شافعیہ کی سی
اور مصالح مرسلہ دلیل ہی ادلہ مالکیون کی اور کہا حموی نی شرح اشباہ والنظایر مین وقف

القدیم فالو ان المنتقل من مذهب الی مذهب باجتهاد والبرهان اثم یستحق
التعزیر فبلا اجتهاد وبرهان اولی انتهی اور کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نی شرح سفر المستقیم
مین کہ شرح ہی سفر السعادۃ کی وخلاصہ این دین چہار است ہرکہ راہی از ین راہہا دور ہی از ین درہا اختیار
نمودہ براہ دیگر رفتن ودری دیگر گرفتن عبث وبیہودہ باشد وکارخانہ عمل را از ضبط در تلبیس بیرون
افکندن واز راہ مصلحت بیرون افتادن است واگر قصد سلوک طریق ورع واحتیاط دارد ہم از
مذہب واحد مختار روایتی کہ دلیلش احسن واقوی وفائدہ اش اعم واتم واحتیاط در ان اکثر داوفر
اختیار کند وبراہ رخصت ومساہلت وحیلہ اندوزی نرود واین طریق متاخران است وشکی نیست
کہ این طریقہ محکم تر ومضبوط تر است وگویند کہ طریقہ پیشینیان برخلاف این بود الیشان تعیین
مذہب واتباع مجتہد واحد از واجبات نمیدانستند انتہی پس یہ کلام شیخ کا صریح دلالت کرتا ہی اس پر
کہ علمای متاخرین التزام مذہب کو واجبات سی جانتی ہیں نہ متقدمین اور جابجا شیخ مرحوم کی کتابون
مذکور مین فرمایا ہی قرار داد علماء متاخرین برین است وہو المختار وفیہ الخیر انتہی اور کہا قہستانی
نی بیچ نقایہ شرح مختصر وقایہ کی کتاب القضا مین قال ابو بکر الرازی لو قضی بخلاف مذہبہ
مع العلم لم یجز فی قولہم جمیعا انتہی اور کہا صاحب در مختار نی در مختار مین بیچ کتاب
القضا کی وفی الوہبانیۃ قضی من لیس مجتہد کحنفیۃ زماننا بخلاف مذہبہ
عامدا لا ینفذ اتفاقا انتہی پس معلوم ہوا اس مذکور سی یہہ کہ جو کچہہ کہ ذکر کیا گیا ہی کتب اصول مین
اختلاف اس بات مین کہ المقلد اذا التزم مذہبا ہل یجب علیہ الاستمرار ام لا
فقال البعض نعم وقال البعض لا حتی لا یجب لانہ لا واجب الا ما اوجبہ اللہ ولم یوجب
ذلک سو وہ اختلاف بیچ اوس وجوب کی ہی کہ جو بمعنی فرض کے ہی نہ اوس وجوب مین کہ ترک
اوسکا مکروہ تحریمی ہی جو مصطلح حنفیون کا ہی اور یہی معلوم ہوتی ہی یہی بات اس دلیل سے
کہ یہی بحث مذکور ہی بیچ کتابون اصول شافعیہ اور مالکیہ کے ہی اور اونکی نزدیک فرض اور واجب
ایک ہی چیز ہی بلکہ حنفیہ بہی اس اصطلاح پر کلام کرتی ہین اور کہتی ہین بیچ کتب اصول اپنی کی الامر

للوجوب یعنی امر واسطے فرض کے ہی پس جو شخص کہ واقف ہو گا اس اصطلاح پر وہ ہرگز نہیں
کہا وہی گا اور ناواقف ہو جا ہی وہ بھی ہو وہ ہم پر حجت نہیں اگرچہ وہ عالم نامی ہی ہو اور
تطبیق ہی اس بحث کو جانتی ہی اور یہ بھی معلوم ہوا اسی مذکور کی جو قول کو بعض کتابوں میں
المختار الجماعۃ ہی مقابل منع کی ہی معنی اوسکی المختار عدم المنع اور یہ نہیں مستلزم ہی عدم
کراہت کو اور یہ بہت ہی کتب میں اور جیسا کہ قول سنت جماعت کا ان الصلوٰۃ خلف
کل بر و فاجر جائزۃ باوجود اسکی کہ نماز فاسق و فاجر کی بھی مکروہ ہی نزدیک اونکی اور اس
طرح کی عبارتیں کتب میں بہت ہیں جیسا کہ نہیں پوشیدہ ہی ماہر کتب پر واللہ اعلم بالصواب
اور **مقصد دوسرا** بیچ بیان ترجیح مذہب امام اعظم ابوحنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کے
ساتھ وجہوں صحیحہ کے **وجہ اول** یہہ ہی کہ روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی لو کان الایمان عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی
رواہ مسلم فی باب فضل فارس اور کہا شیخ جلال الدین شافعی نی تبییض الصحیفۃ فی مناقب
ابی حنیفۃ کی بشر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالامام ابی حنیفۃ فی حدیث اخرجہ
ابونعیم فی الحلیۃ عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لو کان العلم بالثریا لتناوله رجال من ابناء فارس واخرج الشیرازی فی
الالقاب عن قیس بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان
العلم بالثریا لتناوله قوم من ابناء فارس واخرج البخاری والمسلم فی
صحیحیہما حدیث ابوہریرۃ بلفظ لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال
من فارس وفی لفظ مسلم لو کان الدین عند الثریا لذهب به رجل من ابناء
فارس حتی یتناوله وفی معجم الطبرانی عن ابن مسعود قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان الدین معلقا بالثریا لتناوله ناس

ابناء فارس فهذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة انتہی کلامہ
جلال الدین السیوطی الشافعی ذکر کیا اسکو طحطاوی نے شرح در مختار مین پس وارد ہوئین حدیثین اس باب
مین ساتھ لفظ جمع کی اور مفرد کی پس لفظ جمع کا وارد کیا گیا باعتبار اتباع کی اور لفظ مفرد کہ وارد کیا گیا
باعتبار اصل کے کہ وہ متبوع ہین ان اتباع کی اور اختیار کرنا خبر دینی مین اس طریق کو اشارا ہے
اسپر کہ اتباع اس شخص کی مثل اوسی کی افضل ہونگی غیرون پر مصیب معانی مین اور قول اوسکا
فهذا اصل صحيح يعتمد عليه في البشارة والفضيلة صریح ہی اسمین کہ یہہ حدیثین صحیح کل کر
یہہ حدیثین دلالت کرتی ہین اسپر کہ تحقیق دین اور علم اور ایمان اگر ثریا کی پاس تو البتہ جا کرلی
اوسکا یہہ شخص کہ ابنار فارس مین سے ہی اور یہہ کلام بطور نہایت مبالغہ کی ہی بیچ مدح مصیب ہونے
اوسکے حق کی اور دق کی نسبت پس ان حدیثون صحیحہ نے دلالت کی اسپر کہ یہہ شخص نہایت
مرتبہ مصیب ہونیکا رکھتا ہی مسایل اختلافیہ مین باین طور کہ جب جاویکا طرف دین اور ایمان اور علم کے
تو جا پہنچیکا اوسکو لیکن باقی رہی یہہ بات کہ یہہ شخص کون ہی سو کہتی ہین ہم جبکہ اجماع منعقد ہوا اوپر
نہ کرنی اوس عمل کی کہ وہ مخالف ہوا ائمہ اربعہ کی تو ہوا مدار دین کا قیامت تک اوپر مذاہب ائمہ
اربعہ کی اور نہ تھا کوئی ان ائمہ اربعہ کا ابنار فارس سے سوای ابیحنیفہ کے تو دلالت کی ان حدیثون نے
ساتھ اجماع کی ملکر اسپر کہ یہہ شخص مذکور ابو حنیفہ ہین اور کفایت کرتا ہی قول جلال الدین سیوطی کا بیچ
وارد کرنی ان حدیثون کی بیچ فضیلت اور بشارت ابو حنیفہ کی کیونکہ وہ اکابر محدثین اور اجلہ
ائمہ شافعیہ مین سے ہی پس دلالت کی ان حدیثون صحیحہ نے ساتھ اجماع کی ملکر اسپر کہ امام اعظم ابو حنیفہ
سب سے بڑی اور زیادہ تر ہین بیچ باب اصابت اور پہنچنی حق کی مسائل اختلافیہ اور اجتہادیہ مین اسی
لئی کہا امام شافعی نے الناس کلهم عيال ابيحنيفة في الفقه اور یہہ قول امام شافعی سے نہایت
مشہور ہے اور سندین اسکی بہت ہین چنانچہ اکثر اونکا ذکر اسکا بہر پوشیدہ نہین کسی پر یہہ خبر دینا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ طریق مذکور کی آگاہ کرتا ہی اسپر کہ اتباع اس شخص کے مثل اوسی کے
فایق ہین بیچ باب مصیب ہونیکی اسی لئی کہا سید شریف نے کہ محقق اور مدقق ہین اصول و فروع

شرح خلاصہ کیدانی میں ہے ومن ... بحنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ اور ذی جاہل فی بیت
تعالی ناخلص لجہادہ وعبادہ وعلی اصحابہ الفائقین علی غیرہم بفضل الاعتبار
زیادۃ انتہی اور کہا در مختار میں قال الامام الشافعی رحمہ اللہ من اراد الفقہ فلیلزم اصحاب
ابی حنیفۃ فان المعانی قد تیسرت لہم واللہ ما صرت فقیہا الا بکتب محمد بن الحسن انتہی
اور کہا ابن حجر مکی شافعی نے قلائد العقیان میں قال سفیان بن عیینہ من اراد الفقہ فعلیہ الکوفۃ
یلازم اصحاب ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ انتہی اور کہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے
فی صراط المستقیم من الامام شافعی را ببینید کہ چہ مدح وی و مدح اصحاب وی میکند و میگوید کہ الناس کلہم
عیال علی فقہ ابی حنیفۃ و در شان محمد بن حسن شیبانی کہ شاگرد ابو حنیفہ است فرمودہ اگر این
کتاب از یہود و نصاری تصانیف امام محمد را ببینند اختیار ایمان آرند و امام محمد شش کتاب تالیف کردہ
کہ ہر یکی از ان شصت مجلد و ہفتاد مجلد بلکہ بیشتر است و امام احمد اکثر مسایل دقیق از کتب امام محمد نقل میکرد
و دران کتب نظر میکرد و ازان استفادہ می نمود و انچنانکہ تقلید و اتباع امام ابو حنیفہ احادیث
و اقوال صحابہ است و دیگر برا نیست انتہی اور کہا شیخ نے کتاب مذکور میں قبل اسکی و چون احادیث کہ امام
شافعی بران اخذ کردہ و تمسک نمودہ امام ابو حنیفہ بران تمسک نمودہ و اخذ نکردہ مردم گمان کردہ
اند کہ مذہب او مخالف احادیث است و حال انکہ دینجا احادیث دیگر ست صحیحہ و قوی تر انہا کہ وی رضی
اللہ عنہ اخذ کردہ و تمسک نمودہ انتہی **وجہ دوسری** یہہ ہی کہ روایت ہی عمران بن حصین سے
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر امتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین
یلونہم الحدیث متفق علیہ اور یہہ حدیث کتب احادیث میں بہت طرق سی مذکور ہی بیان تک
کہ مضمون اسکا مشہور ہی پس یہہ حدیث صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ خیریت تابعین سے کے زیادہ
ہے خیریت تبع تابعین کی سی اور امام ابو حنیفہ تابعین میں سی ہیں دیکھا اونہوں
نی ایک جماعت صحابہ کی کو ایک اونمیں سی عبد اللہ بن ابی اوفی اصحابی ہیں اور ابو حنیفہ نے یہہ
حدیث اونسی سنی ہی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بنی للہ مسجدا

بی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ اور ابوحنیفہ اور عبداللہ بن ابی اوفی ایک ہی شہر کوفہ کی رہنی
والی تہی اور وفات پای عبداللہ بن اوفی نی شہر کوفہ مین سنہ ۸۶ھ مین بالاتفاق اور تہی عمر ابوحنیفہ
کی دن وفات عبداللہ بن ابی اوفی کی سات برس کی بالاتفاق پس عقد کرنا چاہی کہ جب دونون
ایک شہر مین ہون اور امام کی عمر سات برس کی ہو اور وفات عبداللہ کے کوفی ہی مین ہوا اور پہر ملاقات
نکرین آپس مین عقل کیونکر قبول کرے وجود صحابی کا عزیز تہا جہان جہان لوگ سنتی تہی او نکی ملاقات کے
لئی آتی تہی تابعی ہونیکی لئی اور یہہ نعمت عظمی اوسی شہر مین ہو اور پہر ملاقات نکرین بعید از عقل ہی یہہ
حال تو عقل کا ہی اب سنو اکی حال نقل کا کچہہ تہوڑا سا کہا جلال الدین سیوطی شافعی نی تبیض الصحیفہ
فی مناقب ابی حنیفہ مین قد الف الامام عبدالکریم الشافعی جزءا فی ما روی الامام ابو حنیفۃ
عن الصحابۃ انتہی ذکر کیا اسکو طحطاوی نی شرح در مختار مین اور جزء اہل حدیث کی اصطلاح مین اوس
کتاب کو کہتی ہین کہ اوسمین مرویات ایک شخص کے ہون خواہ تابعی ہو خواہ صحابی خواہ تبع تابعی
جیسا کہ کہا جاتا ہی یہہ جزء احادیث ابی بکر کا ہی اور یہہ جزء احادیث مالک کا ہی اسی طرح کہا مولنا
عبدالعزیز رحمہ اللہ نی اپنی رسالہ مین کہ اصول حدیث مین ہی اور کہا در المختار مین وصح ان
اباحنیفۃ سمع الاحادیث من سبعۃ من الصحابۃ کما بسط فی اواخر منیۃ المصلی
وادرک بالسن عشرین صحابیا کما بسط فی اوائل الضیاء انتہی اور کہا خوارزمی نی بیچ
مسند امام کی قد ادی ابو حنیفۃ عن اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وان العلماء اتفقوا علی ذلک لکنہم اختلفوا فی العدد انتہی ذکر کیا اس کلام خوارزمی
کو طحطاوی مین اور کہا ملا علی قاری نی بیچ رسالہ جواب قفال کی فانہ من بین الائمۃ المجتہدین
مختص بکونہ من التابعین دون غیرہ باتفاق العلماء المعتبرین انتہی اور تحقیق ثابت
اور مقرر ہی علم اصول مین کہ مثبت مقدم ہوتا ہی اوپر نافی کی اور یہی مقتضای عقل بہی پس ثابت ہوا
عقل اور نقل سی ہونا امام اعظم ابوحنیفہ کا تابعین مین سی اور متعصبین کے کچہہ دوای نہین ہے
کیا نہین دیکہتی ہو طرف انکار کرنی روافض کے بیچ خلافت ابوبکر اور عمر کے اور امام اعظم تو اونکی

نادموں ہی ہیں ہی میں پس معلوم ہوا اسوقت ہیں یہ امر کہ جب ہوا اجماع اوپر تقلید اور اوس عمل کے کہ ذ

کا لفسہ ہوا ائمہ اربعہ کی اور امام ابو حنیفہ ہیں تابعین میں سی افضل و نبیل ہی تو ہوی خیریت ابو

حنیفہ کی یہ باب منصب ہونی کی مسائل اختلافیہ میں زیادہ اور بزرگ ائمہ ثلاثہ امام مالک امام

شافعی امام احمد بن حنبل ہی ساتھ اوس حدیث صحیح متفق علیہ مشہور کے پس ثابت ہوا افضل ہونا

ابو حنیفہ کا اوپر ان ائمہ مذکورین کی ساتھ اوس حدیث صحیح متفق علیہ مشہور کے **اور وجہ**

تیسری یہہ ہی کہ روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی انہ قال خطبنا عمر بالجابیۃ فقال یا ایہا

الناس انی قمت فیکم کمقام رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فینا فقال

اوصیکم باصحابی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم ثم یفشوا الکذب الحدیث

رواہ الترمذی اور کہا ترمذی نی ہذا حدیث حسن صحیح انتہی پس یہہ حدیث صحیح صریح دلالت

کرتی ہی اسپر کہ وصیت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ لیا جاوی دین ان لوگوں سے

صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین سے بشرط اس ترتیب کو رکہی جیسا کہ مقتضا لفظ ثم کا ہے

کہ جو مذکور ہی حدیث میں یعنی لیا جاوی دین ان لوگوں سی بشرط اس ترتیب سے لیا جاوی دین

صحابہ سی جب تک پایا جاوی پہر تابعین سے جب تک پایا جاوی پہر تبع تابعین سے جب تک پایا جاوے

یہہ مقتضا حدیث صحیح کا ہی لیکن کاہ کہ نہوا کوی مذہب معتبر اہل سنت و جماعت کے قرن

صحابہ سی لیکر تبع تابعین تک سوای مذاہب ائمہ اربعہ کی اور منعقد ہوا اجماع اوپر تقلید

اوس عمل کے کہ وہ مخالف ہوا ائمہ اربعہ کی اور تہی ابو حنیفہ تابعین میں سے نہ ائمہ ثلاثہ

امام مالک امام شافعی امام احمد بن حنبل تو دلالت کی اس حدیث صحیح نی ساتھ اس اجماع کی ملکر

اسپر کہ مذہب امام اعظم کا لازم پکڑا جاوی جبتک کہ پایا جاوی واسطے عمل کرنی کی اس

حدیث صحیح پر **اور وجہ چوتھی** یہہ کہ کہا امام شافعی نے الناس کلہم عیال ابی

حنیفۃ فی الفقہ انتہی ذکر کیا اسکو ابن حجر مکی نی کہ وہ اجلہ شافعیوں میں سی ہیں بیچ قلائد

العقیان فی مناقب ابی حنیفۃ النعمان کی **اور** صاحب سیرت شامی محمد ابن یوسف شامی

ہی کہ وہ اکابر شافعیوں میں سے ہیں بیچ عقود الجمان فی مناقب النعمان کی **اور** ابوبکر خطیب بغدادی نے کہ وہ ائمہ حدیث سے ہیں بیچ تاریخ بغداد کی **اور** شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی نے بیچ مکتوبات اپنی کی جلد ثانی میں **اور** شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے بیچ صراط المستقیم کے **اور** صاحب الدر المختار نے بیچ در المختار کی **اور** خوارزمی نے بیچ مسند امام اعظم کے **اور** سوای انکی اور بہت لوگوں نے یہاں تک کہ یہہ قول امام شافعی کا مشہور ہے کہا خوارزمی نے

مسند امام اعظم میں والدلیل علیہ ما اشتہر واستفاض عن الشافعی رضی اللہ عنہ انہ قال الناس عیال علی ابی حنیفۃ فی الفقہ انتہی اور کہا صاحب بحر الرائق نے اشباہ میں قال الامام الشافعی من اراد ان یتبحر فی الفقہ فلینظر الی کتب ابی حنیفۃ کما نقلہ ابن وهبان عن حرملۃ انتہی اور کہا حموی نے شرح اشباہ میں وذکر الحافظ الذہبی فی کتابہ المسمی بالصحیفۃ فی مناقب فقیہ الوقت ابی حنیفۃ ان المزنی روی عن الامام الشافعی هذا الذی رواہ حرملۃ **وقال** ایضا فی کتاب المذکور قال عبد اللہ بن المبارک ان الاثر قد عرف وان احتیج الی الرای فرای مالک وسفیان وابو حنیفۃ وابی حنیفۃ احسنہم وادقہم فطنۃ واغوصہم علی الفقہ وهو افقہ الثلاثۃ انتہی کلام الحموی اور کہا ابن حجر مکی شافعی نے کتاب مذکور میں قال عبد اللہ بن المبارک وناهیک ما رایت فی الفقہ مثلہ ورایت مسعرا فی حلقتہ جالسا بین یدیہ یسالہ ویستفید منہ ما رایت احدا قط تکلم فی الفقہ احسن منہ قال عبد اللہ بن المبارک کان ابو حنیفۃ افقہ من اهل زمانہ ولقیت الف رجل من العلماء فلولا انی لقیت ابا حنیفۃ لکنت من المفلسین قال معمر ما اعرف رجلا تکلم فی الفقہ احسن معرفۃ من ابی حنیفۃ وقال وکیع ما رایت احدا افقہ ولا احسن من ابی حنیفۃ وقال ابراهیم استاد شافعی بن عکرمۃ ما رایت احدا اورع ولا افقہ من

ابحنیفة قال ابو یوسف ما رایت احدا اعلم بتفسیر الحدیث من ابحنیفة وقال
ابو یوسف ما رایت احدا اعلم بتفسیر الحدیث من ابحنیفة وقال سفیان
الثوری کنا بین یدی ابحنیفة کالعصافیر بین یدی البازی وان اباحنیفة کسید
العلماء وقال علی بن عاصم لو وزن علم ابحنیفة بعلم اهل زمانه لرجح
علیهم قال محمد بن الحسن یناظره اصحابه فی المقالس حتی اذا استحسن
شیئا ابو حنیفة احد منهم فی الاستحسان قال یزید بن هارون کتبت علی
الف شیخ حملت عنهم العلم فما رایت والله فیهم اشد ورعا من ابحنیفة ولا
احفظ لسانا منه ولا فی عظم عقله وقال علی بن عاصم لو وزن عقله بعقل
نصف اهل الارض لرجح عقلهم وقد صنف العلامة مصنف
کتاب الضخیم المسمی بسبیل الهدی والرشاد المشهور بسیرت الشامی
محمد بن یوسف الدمشقی الصالحی الشافعی المذهب کتابا فی
مناقب ابحنیفة سماه عقود الجمان فی مناقب النعمان وعندی
نبذة منه وهو انه کان ابو حنیفة رضی الله تعالی عنه اخذ العلم
باوفر نصیب اما علم الکلام فقد تقدم انه بلغ فیه مبلغا یشار
الیه بالاصابع وناهیک به انه سلم الیه علم النظر والقیاس واصابت
الرای حتی قالوا فیه ابو حنیفة امام اهل الرای فیه انتهی کلام ابن
حجر المکی پس یہہ کلام صریح ہی اس بات میں کہ اصابت رای ابو حنیفہ کی مسلم ہی نزدیک علما کی اور کہا
ابن حجر نی کتاب مذکور میں ومدح المشایخ له بالعلم والفقه والورع والامانت اکثر
من ان یحصی واظهر من ان یخفی انتہی اور کہا در المختار میں ومناقبه
اکثر من ان تحصر وصنف فیها سبط ابن الجوزی مجلدین
کبیرین و سماه الانتصار لامام ائمة الامصار وصنف

خارج آكثر من ذالك انتهى پس یہہ مختصر مناقب ہین امام صاحب کے اور معلوم ہوی ان اقوال ائمہ
دین کی سی ترجیح امام اعظم کی اور غیرون کی اور بیان اسکا یہہ ہے کہ تحقیق قول امام شافعی کا
الناس كلهم عيال ابى حنيفة فى الفقه مشہور و معروف ہی اور بہت سندون سے
ثابت ہی جیسا کہ گذرا اور ادر الامون سے جو اقوال مذکورہ ہین سب سے بڑا اس قول کی ہین پس ثابت
ہوا اس سے فقیہ ہونا امام صاحب کا سب سے بڑھکر اور فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم
من يرد الله به خيرا يفقهه فى الدين متفق عليه پس دلالت کی اس حدیث متفق
علیہ نے کہ فقیہ ہونا دین مین سب سی بہتر ہی نزدیک اللہ تعالی کے پس امام اعظم سب سے
بہتر ہوی دین مین نزدیک اللہ تعالی کے ساتھہ ان اقوال ائمہ دین اور حدیث صحیح
متفق علیہ کے اسیواسطی اختیار کیا امام شافعی نے امام اعظم کے کتب فقہ کو اور کہا
من اراد الفقه فليلزم اصحاب ابى حنيفة فان المسائل قد تيسرت لهم
والله ما صرت فقيها الا بكتب محمد بن الحسن ذکر کیا اوسکو در المختار مین اور کتابین
امام محمد کے بڑے بڑی ہین چھہ کتابین کہ ضخامت ہر ایک کے ساتھہ جزون سی کم نہین
جیسا کہ تصریح کے شیخ عبد الحق نی ساتھہ اسکی اور گذر چکا اوپر بیان اسکا اور پوشیدہ نہ رہے
کسی شخص پر کہ جو شخص کہتا ہے کہ فقیہ ہونے سی تعریف ثابت نہین ہوتی ہی بلکہ اعلم بالکتاب
والسنة بہتر ہوتا ہی فقیہ سی سو یہہ قول مردود ہی ساتھہ اس حدیث متفق علیہ کے اب بکنا
پھر بکنی والا عیب جاہی کا لکی ہی یہہ حدیث حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی بکواس کے رد مین پس
ثابت ہوی ان وجوہ مذکورہ سی ترجیح امام اعظم رح کی مذہب کی اسی لئی فرمایا ہی حضرت شیخ احمد سرہندی
مجدد الف ثانی رحمہ اللہ نی اپنی مکتوبات کی جلد ثانی مین مثل روح اللہ مثل امام اعظم کوفی است کہ ببرکت
ورع و تقوی و دولت متابعت سنت درجہ علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است کہ دیگران در فہم
او عاجز اند و مجتہدات او را بواسطہ دقت معانی مخالف کتاب و سنت دانند و او را اصحاب الرای
پندارند كل ذلك لعدم الوصول الى حقيقة علمه و درايته و عدم الاطلاع

شافعیہ در فرستہ شدہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ الرضوان ... آنکہ گفت

الناس عیال ابی حنیفۃ فی الفقہ بودہ مناسبت کہ ... اند و در

قواعد و تخریجات ... خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ در فصول ستہ نوشتہ است عیسی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ

والسلام بعد از نزول بمذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ عمل خواہد کرد بی شائبہ تکلف و تعصب گفتہ می شود

کہ نورانیت مذہب حنفی بنظر کشفی در رنگ دریای عظیم می نماید و سایر مذاہب در رنگ حیاض و جداول

بنظر می آید ... احادیث را ... گرفتہ اند و احکام شرعیہ را ... ساختہ او را معلوم

... می نماید ... کہ ... نہان است ... زمین و آسمان ... است

وای برادر ... از تعصبہای باریک ایشان و از نظر ... ایشان باقی فقہ ابو حنیفہ است و سہ

حصہ فقہ او را مسلم داشتہ اند و در ربع باقی ہمہ شرکت دارند و در فقہ صاحب خانہ اوست و

دیگران ہمہ عیال وی اند انتہی کلام الربانی اور واسطے اسی ترجیحات مذکورہ کی بڑی جمہور

اہل اسلام کے اوپر مذہب امام اعظم رح کی اور بعض باقی اوپر باقی مذاہب اہل اسلام کے جیسا کہ

تصریح کی ہی سابق اسکی ملا علی قاری نے اپنی رسالہ میں کہ تالیف کیا ہی قفال کے جواب میں

عبارت اوسکے یہہ ہی وأما اتباع أبي حنيفة قديما وحديثا ففي الأكثر

في جميع البلاد سيما في بلاد الروم وما وراء النهر وولاية

الهند والسند وأكثر أهل خراسان وعراق مع وجود

كثير في بلاد العرب بالاتفاق وأظن أنهم يكونون

ثلثي المسلمين بل أكثر عند المهندسين بالاتفاق

پھر کہا ملا علی قاری نے اسی رسالہ میں بعد ذکر کرنے رجوع سلطان محمود کے طرف مذہب شافعی کے

ويكفينا من السلاطين إبراهيم بن أدهم التارك لأكثر مناقب

العلم والعمل واعراضه من الدنيا واقباله على العقبى والحضور

مع المولى مع أن السلاطين في كل زمان ومكان تابعون على المذهب

النعمان كسلاطين روم حفظهم الله من الحوادث والدوران وسلاطين
ماوراء النهر في كل دهر وعصر وسلاطين الهند والسند
في البر والبحر اور كفايت كرتا ہى ہمكو ابراہيم بن ادہم كہ جو شاگرد ہين ہمارى امام
كى علم اور عمل مين اور موہنہ موڑنى مين اوسكى دنيا سى اور متوجہہ ہونى اوسكى مين طرف
عقبى كے اور حضور مين باوجود اسكى بادشاہ ہر زمانى اور مكان مين ثابت ہين اور مذہب
نعمان يعنى ابوحنيفہ كے مانند بادشاہون روم كے نگاہ ركہى اون كو الله حادثون اور
گردشون سى اور مانند بادشاہون ماوراء النہر كے بيچ ہر زمانہ اور عصر كے اور مانند بادشاہون
ہند وسندكے بر وبحر مين ولعل حكمة ذلك ان اباحنيفة من ذرية
كسرى الملقب بنوشيروان العادل فحيث عدل الامام
عن الدنيا واقبل على العقبى جعل الله سلاطين الاسلام
واساطين الانام من العلماء الاعلام الى يوم القيام حتى
روى ان المهدى عليه السلام لما يحكم على وفق مذهبه عليه
الرضوان لما روى الحسن بن سليمان فى تفسير حديث لا
تقوم الساعة حتى يظهر العلم وهو علم الامام ابى حنيفة
رضى الله تعالى عنه من الاحكام انتهى كلام القارى پس يہہ
جملہ اخيرہ مثل اوس جملہ كے ہى كہ تصريح كے ہى ساتہہ اوس كے امام ربانى اور خواجہ
محمد پارسائى اور وہ عبارت اوپر گذر چكى ہى اور ساتہہ اسى كے تصريح كے ہى صاحب
در مختار نے در المختار مين اور عبارت اوسكى يہہ ہى حسبك من مناقبه اشتهار
مذهبه ما قال قولا الا واخذ به امام من الائمة الاعلام
وجعل الله تعالى الحكم لاصحابه واتباعه من زمنه الى هذه
الايام الى ان يحكم بمذهبه عيسى عليه السلام انتهى

کہا یحیی بن معین نے کہ وہ امام محدث شاگرد ہیں اور تبع تابعین میں ہیں اور وہ صحیح بخاری و مسلم کے اساتذہ میں
سے ہیں اور ہیں امام جرح اور تعدیل کے جیسا کہ تصریح کی ہے صاحب فتح الباری شرح بخاری نے اور ابن
عسقلانی نے تقریب میں یحیی بن معین ثقۃ حافظ مشہور امام الجرح والتعدیل مات سنۃ ثلث وثلثین علی الصحیح وسنۃ بضع وسبعون انتہی
عندی قراءۃ حمزۃ والفقہ فقہ ابی حنیفۃ علی ہذا ادرکت الناس انتہی یہہ عبارت تاریخ ابن خلکان
اور تاریخ خطیب محدث بغدادی میں ہی اور پوشیدہ نہیں ہے کہ جو لوگ زمانہ یحیی بن معین میں تہی
وہ تابعین اور تبع تابعین تہی اور قول یحیی بن معین کا علی ہذا ادرکت الناس سابہہ تقدیم ظرف کی فائدہ
حصر کا دیتا ہی کیونکہ قاعدہ مقرر ہو چکا ہی جو شی کہ حق اوسکا تاخیر ہو وہ وقت تقدیم کی فائدہ حصر کا دیتا ہی
جیسا کہ ایاک نعبد وایاک نستعین پس یہہ کلام یحیی بن معین کا دلالت کرتا ہی اسپر کہ تابعین اور تبع تابعین
فقہ ابی حنیفہ کو بہترین فقہ جانتی تہی اور اوسپر عمل کرتی تہی چنانچہ ثابت کرتی ہی اسکی عبارت رد المختار شرح
در المختار کی قولہ من زمنہ الی ہذہ الایام فالدولۃ العباسیۃ وان کان مذہبہم مذہب جدہم فاکثر قضاتہا
ومشایخ الاسلام حنفیۃ یظہر ذلک لمن تصفح کتب التاریخ وکان مدۃ ملکہم خمسمائۃ سنۃ تقریبا
انتہی اور کہا ملا علی قاری رح نی واما اتباع ابی حنیفۃ فربما وجدنا فی الازدیاد فی جمیع البلاد سیما
فی بلاد الروم وما وراء النہر وولایۃ الہند واکثر اہل الخراسان والعراق مع وجود کثیر منہم فی بلاد العرب
بالاتفاق واظن انہم یکونون ثلثی المسلمین بل اکثر عند المہندسین بالاتفاق مع ان سلاطین فی کل
زمان ومکان ثابتون علی مذہب النعمان کسلاطین الروم حفظہم اللہ عن الحوادث والدوران
وسلاطین ما وراء النہر فی کل عصر ودہر وسلاطین الہند والسند فی البر والبحر انتہی اور جاننا چاہیے
کہ ہونا لوگون کا عیال فقہ ابی حنیفہ کا اور ہونا تابعین اور تبع تابعین اور جمہور اہل اسلام کا مذہب ابی حنیفہ پر اور
ہونا قیاس ابی حنیفہ کا مسلم الاصابۃ جیسا کہ ذکر کی نقل اوسکی صاحب سیرت شامی شافعی المذہب نے اور قول
علیہ السلام کا اتبعوا السواد الاعظم اور قول حضرت کا لو کان الدین عند الثریا لذہب بہ رجل من ابناء فارس حتی یتناولہ
دلیل روشن ہے اسپر کہ مذہب عیسی علیہ السلام کا موافق مذہب ابی حنیفہ رح کی ہو گا اور مذہب ابی حنیفہ کا سب
مذاہب سے آخر تک رہیگا کہ کہا اہل کشف نی تصریح کی اسکی امام عبد الوہاب شعرانی نی میزان میں وقال فی رد المختار بعد

وقد اتبعه على مذهبه كثير من الاولياء الكرام ممن اتصف بثبات المجاهدة وركض فى ميدان المشاهد
كابراهيم ابن ادهم وشقيق البلخى ومعروف الكرخى وابى يزيد البسطامى وفضيل بن عياض وداود الطائى
وابى حامد اللفاف وخلف ابن ايوب وعبد الله بن المبارك ووكيع ابن الجراح وابى بكر الوراق وغيرهم
ممن لا يحصى لكثرة ان يستقصى انتهى وقال الشامى فى رد المحتار فى شرح الدر المختار قوله اشتهار مذهبه
اى فى عامة بلاد الاسلام بل فى كثير من الاقاليم والبلاد لا يعرفون الا مذهبه كبلاد الروم والهند والسند
وما وراء النهر وسمرقند الخ ثم قال قوله الى ان يحكم بمذهبه عيسى عليه السلام تبع فيه القهستانى
وكانه اخذه مما ذكره اهل الكشف ان مذهبه آخر المذاهب انقطاعا اهـ وقال الامام الشعرانى فى الميزان
ما نصه قد تقدم ان الله تعالى لما من على بالاطلاع على عين الشريعة رايت المذاهب كلها متصلة
بها ورايت مذاهب الائمة الاربعة تجرى جداولها كلها ورايت جميع المذاهب
التى اندرست قد استحالت حجارة ورايت اطول الائمة جدولا الامام ابا حنيفة ويليه الامام مالك
ويليه الامام الشافعى ويليه الامام احمد واقصرهم جدولا الامام داود وقد انقرض فى القرن الخامس
فاولت ذلك بطول زمن العمل بمذاهبهم وقصره فكما كان مذهب الامام ابى حنيفة اول المذاهب
المدونة فكذلك يكون آخرها انقراضا وبذلك قال اهل الكشف انتهى والله اعلم وعلمه اتم [مہر: محمد قطب الدين]

ذلك كله حق والاعتقاد والعمل به محق [مہر: محمد شمس ...] توبه الحق لصحة الاعتقاد والعمل بصليبوه بل لمن لم يعمل به وعنه بحيد
رقيمة الحافظ عبد المجيد

ذلك كله حق والاعتقاد والعمل به محق [مہر: محمد ...] یہہ رسالہ توفیر الحق میں نے حرفاحرفا مطالعہ کیا اللہ تعالی
مصنف کو جزای خیر دے اور سلف سے ایساہی دیکھا گیا کہ سب علما مذہب کے تاکید میں چلی آتی ہیں چنانچہ پہلے بھی اسی
ایک مرتبہ یہہ شور مچا تھا اوسکی دفع کرنی میں مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب نے بڑی کوشش کی تھی اور رسالہ عدم رفع
الیدین اور منع قرأۃ خلف الامام واخفاء آمین میں تالیف کیا تھا اور وہ دونوں رسالہ مولوی صاحب کے
میری پاس موجود ہیں اور بھی ایسا پایا استاد مولوی نذیر حسین صاحب کیکو فقیہہ اجل عالم باعمل والدی جناب حاجی
مولوی محمد عبد الخالق مرحوم کہ اونہوں نے تنبیہ الضالین میں تحریر کرکر مہر اپنی کی ہی من شاء فلینظر الیہ
[مہر: عبد ...] یہہ رسالہ من اولہ الی آخرہ میں نے دیکھا واقعی کتاب بے نظیر ہے اور عوام و خواص کے دل پذیر ہے بار ایست سمعت

مشتمل نسبت دادن بہ الشیخ جناب مختصر کلام یہہ ہی کہ جناب مولانا مولوی محمد حسن خان مرحوم نے رسالہ میں
لکہا ہی کہ خواب ابیہ کو بعث کبی انتقال کی کچہہ مقبول ہوگیا اور جب بنا مستوی ہوجا دے تب سے
میں شاہ ولی اللہ فیدنی جواب سوال سنین وثلث اور یہہ چراغ دین محمدی قدیم سی روشن ہے اسکو کوئی
بجہا نہیں سکتا ولنعم ماقیل ع چراغی راکہ ایزد برفروزد ہرآنکس تف زند ریشش بسوزد
لاریب یہہ رسالہ مسمی بتوفیر الحق المعروف بالقول السدید فی وجوب التقلید مولفہ میری اوستاد مکرم
کا یعنی جناب مولانا محمد قطب الدین سلمہم اللہ تعالی کا من اولہ الی آخرہ حق وصحیح ودرست قابل قبول العمل ہی
فماذا بعد الحق الا الضلال اور کسی کج فہم کی یہہ خیال میں نہ گذری کہ صاحب مختار و حضرت مجدد وخواجہ محمد
پارسا و ملا علی قاری وغیرہم رحمہ اللہ علیہم نے جو لکہا کہ عیسی علیہ السلام مذہب ابوحنیفہ رح پر عمل کرینگی تو یہہ بات
کیونکر ہوسکی کہ وہ نبی و مجتہد ہیں اور تقلید مجتہد کے مجتہد کو حرام ہی بالاجماع اسواسطی کہ معنی اون عبارتوں کے
یہہ نہیں جو یہہ شخص سمجہا ہی بلکہ معنی یہہ ہیں کہ عیسی ع م عمل کرینگی باین طور کہ ہوگا اجتہاد اونکا موافق
مذہب ابوحنیفہ رح کی فقط واللہ اعلم بالصواب حررہ عبدہ المسکین محمد ضیاء الدین
مسکین رسالہ ہذا را من اولہ الی آخرہ بنظر تعمق مطالعہ نمود موافق مذہب اہل سنت وجماعت یافت والحق کہ این
مسالک مذاہب اربعہ بر صراط مستقیم است خصوصا بر مذہب حنفی کہ معتمد علیہ سواد اعظم است کہ اکثر از اہل
اسلام متبع ابوحنیفہ گذشتہ اند علیہم الرضوان و در اصول و فروع بر سایر مذاہب فوقیت دارد آیا نمی بینی
کہ امام اعظم رح در اتباع سنت سنیہ علیہ الصلوۃ والسلام از ہمہ ائمہ مقدم است کہ احادیث مرسل و
قول صحابی بواسطہ بزرگی صحبت خیر البشر علیہ الصلوۃ والسلام بر رای خود مقدم دارد برخلاف دیگر آئمہ رح
کہ بر قیاس خود قول صحابی را تقدیم نمی دہند عجب می آید بران کسان کہ با وجود این احتیاط از اصحاب
رای می دانند و کلام ناشایستہ و بی ادبانہ بنسبت آن بر زبان می رانند حالانکہ جم غفیر از پیشینیان بر
کمال فضل و علم و ورع و تقوی او مقر اند اللہ تعالی این ہا را براہ راست آرد کہ این چنین رئیس دین را
آزار رسانند و متبعان او را کہ سواد اعظم اند نسبت بضلالت نہ نمایند و داخل الجماعہ نباشند کہ در شان
آن آیہ کریمہ یریدون ان یطفئوا نور اللہ بافواہہم واقع است چرا کہ بزعم فاسد خود ایشان از اصحاب رای می دانند

وتابع کتاب وسنت نمی شمارند حالانکه تارک کتاب وسنت ضال ومبتدع است بلکه از احاطه اسلام خارج است این
اعتقاد فاسد نمی کنند مگر جاهلی که مقصودش ابطال نصف دین باشد ناقصی اضداد احادیث رایاد کرده اند
وبزعم ناقص خود احکام شرعیه را دران منحصر دانسته وماسواء معلوم خود را معدوم انگاشته وبر تقصیر علم
فهم خود قایل نگشته وانکه نزد او ثابت نشده است انرا منتفی ساخته وزبان طعن برا کشاده مثل فرقه خوارج
درو رفض گشته قطعه قاصری کرکند این طایفه را طعن قصورش حاش بد که برآرم بزبان این کلمه را *
همه شیر ان جهان بسته این سلسله اند * روبه از حیله چسان بگسلد این سلسله را * ربنا لا تزغ قلوبنا
بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب حرره شیخ حلیم بخش دهلوی الملقب
بر محمد مسعود نقشبندی  صحیحنامه رساله توفیر الحق

صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح	صفحه	سطر	غلط	صحیح
۲	۲	ائمه المسلمین	آئمه	۸	۱۹	مین ہذا	من بیع باب القضا وہذا	۱۶	۲۱	ابراہیم ارشاد رسالت بن عکرمه	ابراہیم بن عکرمه
۳	۳	انبساط	استنباط	۸	۲۰	الی ذالک	الے ذلک	۱۷	۲۰	تلث	سبط
۴	۵	یعنی رجوع	یعنی ملاتبیه رجوع	۹	۳	تو مادہ کیا	تو ارادہ کیا	۱۷	۲۱	الا امام الائمه	لاامام آئمه
۴	۱۵	که تلفیق	که ملفق.	۱۰	۱۰	مذہب کو	مذہب واحد کو	۱۸	۱۱	مرت	صرت
۴	۱۸	بتتبع کی رخص	بتتبع رخص	۱۱	۵	بین اوجلیاکه	بین جلیاکه	۱۸	۱۲	ساٹھه جز ونے	ساٹھه ستر جلد ونے
۴	الضاً	ہمین تتبع	ہمین جواز تتبع نہی	۱۲	۶	صحیح کل	صحیح مین	۱۹	۸	یا سے قے	با سے نے
۴	۲۱	حرام غیر جائز	حرام اور غیر جائز	۱۳	۱۲	ودیگر برا	دیگر برا	۲	۱۱	الاعلام الی یوم	الاعلام
۵	۳	کرین ہی	کرین ہم اوسکو	۱۴	۵	کرین	کرسیے				تابعین له الی یوم
۶	۱۴	اجماع	اجتماع	۱۴	۱۳	مبنیة المصلی	مبنیة المفتی				
۷	۸	عبد الملک نے	عبد الملک و	۱۵	۸	یفتلو الکذب	یفتشو الکذب				
۸	۱۵	رساله	در رسایل	۱۵	۱۳	وابوحنیفه	وابوحنیفه وابوحنیفه ابو حنیفه				

تمت